قاری محمد یوسف احرار، لاہور

☆ کارگل سے پسپا ہو کر ملک کو امریکہ کی جھولی میں پھینک دیا گیا ہے

☆ بدامنی، اقتصادی بدحالی، سودی معیشت اور ناکام خارجہ پالیسی حکمرانوں کی نااہلی کا ثبوت ہے

☆ قادیانیوں کی ملک دشمن سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے

☆ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو قانونی شکل دی جائے

☆ مجلس احرارِ اسلام کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کا اعلامیہ

لاہور (پ ر) مجلس احرار اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری امیر مجلس احرار اسلام پاکستان کی زیر صدارت ۷۔ ستمبر کو ۹ بجے صبح دفتر احرار میں منعقد ہوا جس میں ملک بھر سے مجلس احرار اسلام کے مندوبین نے شرکت کی۔ اراکین شوریٰ نے ملک کی داخلی اور خارجی صورتحال کو انتہائی تشویشناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ حکمرانوں نے ملک کو سیاسی اور اقتصادی تباہی کے دہانے پر لاکھڑا کیا ہے کہ عوام کی اکثریت جو کہ پہلے ہی غربت کی لکیر سے بھی نیچے زندگی گزار رہی ہے۔ دوسری طرف کاروباری حلقوں کے گلے پر سیلز ٹیکس کی تیز دھار تلوار لٹکا دی گئی ہے۔ جس کے نتیجے میں لاکھوں عوام بیروزگار ہو چکے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ عوام پر سلیز ٹیکس کے ظالمانہ نفاذ کی بجائے ٹیکس چوروں پر ہاتھ ڈال کر ان کے نیٹ ورک کو توڑا جائے اور غریبوں کو عزت کے ساتھ جینے کا حق دیا جائے۔ مجلس احرار اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ نے ملک میں امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورت حال پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حکومت امن و امان کی بحالی میں یکسر ناکام ہو چکی ہے۔ ملک کے دیگر حصوں بالخصوص اندرون سندھ میں عدم تحفظ کا احساس اور بدامنی کا راج قائم ہے۔ حکومت صوبہ سندھ میں حالات کو بگاڑنے کی ذمہ دار ہے اور وہ چاہتی ہے کہ حالات کو اس نہج پر پہنچا دیا جائے کہ عوام فوج کو بلانے کا مطالبہ کرنے پر مجبور ہو جائیں اور حکومت کو حسب منشاء کھل کھیلنے کا موقع مل سکے۔ مجلس شوریٰ نے متفقہ طور پر ملکی معیشت کی بربادی کا بنیادی سبب سودی نظام کو قرار دیتے ہوئے کہا کہ جب تک بلاسود معیشت و بنکاری کو فروغ نہیں دیا جائے گا، اقتصادی بدحالی کا عذاب ہمارے سروں پر مسلط رہے گا۔ انعامی سکیموں کے ذریعے بینکوں نے عوام سے ۴۳ ارب روپے کی خطیر رقوم لوٹی ہیں۔ جس سے روپے کی گردش رک گئی ہے۔ اور صنعتی و کاروباری زندگی کا نظام ٹھپ ہو کر رہ گیا ہے۔ مجلس احرار اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ نے حکمرانوں

کی ناکام خارجہ پالیسی کو ملک و قوم کے لیے انتہائی نقصان دہ قرار دیتے ہوئے موجودہ حکومت کو سیکورٹی رسک کا نام دیا۔ اور کہا کہ تمام ملکی پالیسیاں بیرونی قوتوں کے اشارے پر مرتب کی جاری ہیں۔ کارگل کے محاذ سے پسپائی اختیار کر کے ملک و قوم کو امریکہ کی جھولی میں ڈال دیا گیا ہے۔ مجلس شوریٰ نے ارباب حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ افغانستان کی شرعی اور نمائندہ حکومت کے ساتھ اپنے برادرانہ روابط کو بیرونی دباؤ پر کمزور کرنے کی بجائے مضبوط و مستحکم کرے۔ اگر اس نازک موڑ پر افغانستان کی حمایت نہ کی گئی تو پھر پاکستان کو کبھی بھی ایسی پاکستان دوست اور پر خلوص افغان حکومت کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کا کوئی دوسرا موقع میسر نہ آ سکے گا۔ دو ٹوک، خود مختار اور آزادانہ پالیسی کی تشکیل وقت کی ناگزیر ضرورت ہے۔ پاکستان اور افغانستان میں امریکہ کی بلا جواز مداخلت اور بڑھتی ہوئی دہشت گردی کی مذمت اور سدّباب کرنا حکومت کا اوّلین فریضہ ہے۔ مجلس احرار اسلام تو اپنے یوم تاسیس سے سامراجیت کے خلاف برسر پیکار ہے۔ اور اب بھی امریکی جارحیت کی شدید مذمت کرتی ہے۔ مجلس شوریٰ نے اجلاس کے آخر میں منظور کردہ متفقہ قراردادوں میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ ریاستی غنڈہ گردی اور پولیس گردی کی روک تھام کی جائے۔ فرقہ واریت میں کار فرما بیرونی ہاتھ پر کڑی نظر رکھی جائے۔ اسلام کی بزرگ اور واجب الاحترام شخصیات کے خلاف توہین آمیز لٹریچر کو ضبط کیا جائے۔ مجلس شوریٰ نے تحریک تحفظ ختم نبوت کا جائزہ لیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی ملک و قوم کے خلاف بڑھتی ہوئی شرمناک سرگرمیوں کو بے نقاب کیا جائے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس پر موثر عمل درآمد کرا کر اسلامی شعائر کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ امیر احرار حضرت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ اور مرزا عبدالقیوم بیگ کی تجویز پر فیصلہ کیا گیا کہ ۲۸ ۔ نومبر کو لاہور میں شبانِ احرار کا اجتماع ہوگا اور اسی موقع پر ''جمہوریت مردہ باد'' کانفرنس منعقد ہوگی۔ اجلاس میں ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری، مولانا محمد اسحٰق سلیمی، سید محمد کفیل بخاری، عبداللطیف خالد چیمہ، پروفیسر خالد شبیر احمد، چودھری ظفر اقبال ایڈووکیٹ، محمد عمر فاروق، فیض الحسن فیضی ایڈووکیٹ، مرزا عبدالقیوم بیگ، ملک محمد یوسف، محمد شفیع الرحمٰن، حافظ محمد اشرف، مولانا محمد مغیرہ، حکیم عبدالغفور جالندھری، مولانا فقیر اللہ رحمانی، قاری محمد یوسف احرار، پیر ابوذر غفاری، شیخ بشیر احمد، شیخ نذیر احمد، صوفی غلام اکبر، میاں محمد اویس، چودھری محمد اشرف، حافظ انیس الرحمٰن، ڈاکٹر عبدالحمید، حافظ محمد عطاء اللہ، حافظ محمد اسمٰعیل، عبدالکریم قمر، خالد محمود تارڑ، حافظ گوہر علی، حاجی غلام رسول نیازی، عبدالخالق خلیق، ڈاکٹر منظور احمد، غلام حسین احرار، حافظ کفایت اللہ، عبش محمد رضوان، محمد آصف چیمہ، محمود بٹ، ماسٹر غلام یسینؔ اور دیگر ارکانِ شوریٰ نے شرکت کی۔

قاری محمد یوسف احرار، لاہور

عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور استیصال مرزائیت کے لئے ہماری جہاد جاری رہے گا

مسلم لیگ دس ہزار شہداءِ ختم نبوت کی قاتل ہے۔ (حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری)

حکومت قانونِ توہین رسالت کو بدلنے کے لئے امریکی آقاؤں کو یقین دہانیاں کرارہی ہے۔ (مولانا زاہد الراشدی)

لاہور میں سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری، مولانا محمد اسحٰق سلیمی، مولانا زاہد الراشدی، چودھری ثناء اللہ خان بھٹہ، قاری عبدالحی عابد، عبداللطیف خالد چیمہ، سید محمد کفیل بخاری، حافظ شفیق الرحمن، مولانا سیف الدین سیف، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، چودھری محمد ظفر اقبال ایڈووکیٹ، مولانا عبدالقیوم، سید حبیب اللہ شاہ، سید امین گیلانی، سید سلمان گیلانی اور حسین اختر کا خطاب

۷۔ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان میں قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے کر مسلمانوں کا دیرینہ مطالبہ پورا کیا گیا تھا۔ آج اس فیصلے کو پچیس سال بیت چکے ہیں۔ اسی مناسبت سے مجلس احرار اسلام نے یکم تا ۷۔ ستمبر کو ملک بھر میں یومِ تحفظ ختم نبوت منانے کا اعلان کیا۔ چنانچہ چاروں صوبوں میں تحفظ ختم نبوت کے عنوان سے اجتماعات منعقد ہوئے۔

قادیانیوں کی اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں کا جائزہ لیا گیا اور حکومت سے ان کے احتساب کا مطالبہ کیا گیا۔ ۷۔ ستمبر ۱۹۹۹ء کو بعد نماز مغرب مرکزی اجتماع دفتر مجلس احرار اسلام پاکستان نیو مسلم ٹاؤن لاہور میں سالانہ "تحفظ ختم نبوت کانفرنس" کے عنوان سے منعقد ہوا۔ کانفرنس کی صدارت بزرگ احرار رہنما چودھری ثناء اللہ بھٹہ نے کی۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے نائب امیر حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور مرزائیت کے استیصال کے لئے ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔ حکمرانوں کی کمزور مذہبی پالیسیوں کے نتیجے میں نت نئے فتنے سر اٹھانے لگے ہیں۔ حکمران اور تمام لادین سیاستدان کفر و الحاد کے فروغ اور امریکی و یورپی ایجنڈے پر کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان کی اسلامی حکومت اس وقت دنیا بھر میں ایک آئیڈیل اسلامی سٹیٹ کا درجہ اختیار کر چکی ہے۔ ہمارے حکمران منافقت ترک کر کے اسلام کو بطور نظامِ حیات نافذ کریں یا حکومت چھوڑ دیں۔

انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ ۱۹۵۳ء کے دس ہزار سرفروشانِ ختم نبوت کی قاتل جماعت ہے مسلم لیگ کے دور اقتدار میں ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کا مطالبہ کرنے والوں پر گولیاں برسائی گئیں۔ ان شہداء کا خونِ بے گناہی ہم سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہم اسلام کے نفاذ کی جدوجہد کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔

پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ یورپی کمیشن، جنیوا کا عوامی حقوق کمیشن اور ایمنیسٹی انٹرنیشنل کا یہ دعویٰ کہ پاکستان میں قادیانیوں اور اقلیتوں کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے سراسر خلاف واقعہ بلکہ ہمارے اندرونی و مذہبی معاملات میں اشتعال انگیز مداخلت کے مترادف ہے۔ جبکہ پاکستانی حکومت اور سفارت کار اس کا سدّباب کرنے کی بجائے مرعوبیت کا شکار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت عالمی طاقتوں اور بیرونی اداروں کو یقین دھانیاں کرا رہی ہے کہ ہم قانون توہین رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) پر عمل درآمد کا طریق کار تبدیل کر رہے ہیں لیکن کہ ہم یہ سازش کامیاب نہیں ہونے دیں گے چاہے اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کیوں نہ دینی پڑے...... مرکزی جمعیت اہلحدیث کے نائب امیر حافظ عبدالرحمٰن مدنی نے کہا کہ ختم نبوت کے محاذ پر امت مسلمہ نے جو کامیابیاں حاصل کیں ان کو رائیگاں نہیں جانے دیا جائے گا۔ مجلس احرار اسلام کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد اسحٰق سلیمی نے کہا کہ قادیانیت کے محاذ پر تحریک تحفظ ختم نبوت کی کامیابیاں دراصل شہداء ختم نبوت کے مقدس خون کا صدقہ ہیں۔

مرکزی نائب ناظم سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ ہم شہداء ختم نبوت کے خون کے وارث ہیں اور تحفظ ختم نبوت کی تحریک کو کچلنے والوں اور اس مسئلہ پر غداری کرنے والوں کو کبھی معاف نہیں کریں گے ممتاز قانون دان نذیر احمد غازی ایڈووکیٹ نے کہا کہ ناموس رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مسئلہ پر غداری کرنے والے حکمرانوں، سیاستدانوں اور ججوں کی دنیا و آخرت خراب ہو چکی ہے اور وہ عبرت کا نشان بن گئے ہیں۔ ممتاز صحافی و کالم نگار حافظ شفیق الرحمٰن نے کہا کہ مجلس احرار اسلام نے برصغیر سے انگریز سامراج کے انخلاء اور منکرین ختم نبوت کے خلاف جو جہاد کیا وہ ہماری دینی قومی اور سیاسی تاریخ کا تابناک باب ہے۔ دینی مدارس پر پابندیوں اور مذہبی رہنماؤں کو دہشت گرد کہنے والے دراصل روح جہاد کو کچلنا چاہتے ہیں۔ جب تک قافلۂ احرار باقی ہے کفر و ارتداد کا مردانہ وار مقابلہ ہوتا رہے گا۔ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے کہا کہ قوم عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے پہلے بھی ایک تھی، اب بھی ایک ہے۔ ہم امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا مشن کسی سیاسی مصلحت کا شکار نہیں ہونے دیں گے۔

مرکزی ناظم نشر و اشاعت عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ قادیانی گروہ پاکستان کو کمزور کرنے کے لئے بین الاقوامی طاقتوں کا مہرہ بنا ہوا ہے۔ ہم اپنے دینی و اندرونی معاملات میں بیرونی دباؤ کو مسترد کرتے ہیں۔

جمیعت علماء اسلام کے رہنما مولانا سیف اندین سیف نے کہا کہ امریکہ دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد

اور غنڈہ ہونے کا مکروہ کردار ادا کر رہا ہے ہم امریکہ اور اس کے فرمانبرداروں خصوصاً کادیانیوں سے کھلی جنگ کا اعلان کرتے ہیں۔

مولانا قاری عبدالحی عابد نے کہا کہ میں مجلس احرار اسلام کی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے گراں قدر خدمات پر اکابر احرار کے موقف کو سلام پیش کرتا ہوں۔ کادیانیوں کا تعاقب و احتساب مجلس احرار اسلام کا تاریخی کارنامہ ہے۔

مجلس احرار اسلام لاہور کے صدر چودھری ظفر اقبال ایڈووکیٹ نے کہا کہ قادیانیت کا تعاقب ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ اکابر احرار نے ختم نبوت کا پرچم ۱۹۳۴ء میں قادیان میں لہرایا تھا۔ انگریز سامراج اور اس کے پٹھو کادیانیوں کا مردانہ وار مقابلہ کیا تھا۔ جانشین امیر شریعت سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ نے اکابر کی یاد تازہ کی اور ۱۹۷۶ء میں ربوہ میں پرچم ختم نبوت لہرایا۔ اور مسلمانوں کی پہلی جامع مسجد احرار کا سنگِ بنیاد رکھا۔ انہوں نے کہا کہ ہم ہر اس جگہ پہنچیں گے جہاں جہاں قادیانیوں نے گمراہی پھیلائی ہے۔

بزرگ شاعر حضرت سید امین گیلانی۔ سید سلمان گیلانی۔ اور حسین اختر نے نعتیں اور نظمیں سنائیں۔

سپاہ صحابہ کے مولانا عبدالقیوم اور حرکتہ الجہاد الاسلامی کے سید حبیب اللہ شاہ نے بھی خطاب کیا۔

توہین رسالت پر سزائے موت، جسٹس بذیر احمد کا موقف برحق ہے۔

توہینِ عدالت کے لئے قانون ہے، توہین رسالت کے لئے کیوں نہ ہو؟

مجلس احرارِ اسلام کسی کو مذہبی وسیاسی ارتداد پھیلانے کی اجازت نہیں دے گی

(امیر احرار، سید عطاء المحسن بخاری)

لاہور (پ ر) مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المحسن بخاری نے کہا ہے کہ لاہور ہائیکورٹ کے جسٹس نذیر احمد کا کہنا بالکل بجا اور برحق ہے کہ توہینِ رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مرتکب شخص کو سزا دینے کے لئے کسی قانون کی ضرورت نہیں۔ سید عطاء المحسن بخاری نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ یہود و نصاریٰ قانون توہین رسالت کی مخالفت کر کے شان رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخی کو جائز قرار دلوانا چاہتے ہیں۔ ذکی الدین پال، ایس ایم مسعود اور کرسچین لبریشن فرنٹ کا واویلا بلا جواز بلکہ بذاتِ خود توہین رسالت کے زمرے میں آتا ہے۔

سید عطاء المحسن بخاری نے کہا کہ توہین رسالت کا واحد قانون موت ہے اس میں دوسری کوئی رائے قابل قبول نہیں۔

انہوں نے کہا کہ یہ کیسے جہالت مآب ہیں کہ توہین عدالت کے لئے تو قانون ہو اور توہین رسالت کے

لئے قانون نہ ہو حالانکہ عدالت کے احترام کا درس وفا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیوں کا صدقہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۲۹۵۔ سی تمام انبیاء کرام کے منصب کے تحفظ کے لئے ہے۔ اقلیتی حلقوں اور سیکولر لابیوں کا اس قانون کے خلاف احتجاج کرنا بد نیتی پر مبنی ہے اور اسکا مقصد دنیا میں پاکستان کی ساکھ کو مجروح کرنے کے سوا کچھ بھی نہیں انہوں نے کہا کہ مجلس احرار اسلام ملک کے اسلامی و نظریاتی تشخص کے لئے جدوجہد کر رہی ہے اور ہم مذہبی و سیاسی ارتداد پھیلانے کی اجازت نہیں دیں گے۔

محمد معاویہ رضوان (چیچہ وطنی)

مرزا طاہر سامراج کی پناہ میں سے باہر نکل کر ہمارا مقابلہ کرے

ارتداد کی شرعی سزا کے نفاذ تک ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے

(عبداللطیف خالد چیمہ)

۱۹۷۴ء میں لاہوری و قادیانی مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے تاریخی دن (یوم قرار داد اقلیت) کے حوالے سے مجلس احرار اسلام چیچہ وطنی کے زیر اہتمام ۳ ستمبر ۹۹ء کو بعد نماز جمعۃ المبارک مرکزی مسجد عثمانیہ ہاؤسنگ کالونی میں ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا جس کی صدارت مجلس احرار اسلام چیچہ وطنی کے صدر خان محمد افضل نے کی۔ سیمینار کا آغاز تلاوت قران مجید سے ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا منظور احمد نے انجام دیئے۔ دارالعلوم ختم نبوت کے دو ننھے طالب علموں مسعود الحسن اور مطلوب معاویہ نے "نظم" ختم نبوت پڑھی۔

سیمینار میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام، دینی جماعتوں کے رہنما اور دانشوروں نے خطاب کیا۔

مجلس احرار اسلام کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات جناب عبداللطیف خالد چیمہ نے سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا

ہندوستان کی سرزمین پر جب انگریز نے قبضہ جمایا تو مسلمانوں نے انگریز کے خلاف اعلان بغاوت کیا۔ انگریز نے مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد نکالنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کا سہارا لیا۔ اور مرزا قادیانی کو اپنا ایجنٹ مقرر کیا۔ ۱۸۵۷ء کی تحریک آزادی کی ناکامی کے بعد علماء امت نے سارا محور و مرکز تعلیمی اور علمی میدان میں بنا لیا۔ انگریز نے محسوس کیا کہ دیوبند کے حوالے سے اٹھنے والی تحریک انگریز سامراج کے راج کو دوام نہ بخشے گی اسی واسطے انگریز نے مسلمانوں کے اندر مرزا قادیانی کو جھوٹی نبوت کا ڈھونگ رچانے کے لئے منتخب کیا۔ اور مرزا قادیانی نے انگریز کے خلاف جہاد کو حرام قرار دیا۔ سب سے پہلے علماء لدھیانہ نے جدوجہد کی اور کہا کہ مسلمانوں میں ایسا کوئی طبقہ نہیں جو جہاد کا منکر ہو۔ انہوں نے مرزا قادیانی کے اس فتنہ کو آنے والے مسلمانوں کے لیے زہر قاتل قرار دیا ۱۹۱۶ء میں مرزا قادیانی کے

دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین نے امر تسر کے بندے ماترم ہال میں ایک حدیث غلط پڑھی تو امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری بھی وہاں موجود تھے۔ انہوں نے مرزا کو ٹوکا کہ تم حدیث غلط پڑھ رہے ہو۔ جلسہ میں گڑبڑ ہو گئی اور مرزا وہاں سے بھاگ گیا۔ شاہ جی رحمتہ اللہ علیہ نے وہاں دین حق بیان کیا۔

۱۹۲۹ء میں چودھری افضل حق، ماسٹر تاج الدین انصاری، مولانا مظہر علی اظہر، شیخ حسام الدین، غازی عبدالرحمٰن، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی اور ان کے ساتھیوں نے قرآنی تعلیمات کی حفاظت اور انگریز سامراج کے انخلاء کے لئے مجلس احرار اسلام کی بنیاد رکھی اور ۱۹۳۴ء میں احرار قادیان میں فاتحانہ داخل ہوئے۔ پاکستان بن جانے کے بعد مجلس احرار اسلام ۱۹۴۸ء سے لے کر ۱۹۵۶ء تک مروجہ سیاست سے کنارہ کش رہی مسلم لیگ نے پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ ایک قادیانی سر ظفر اللہ خاں کو بنایا اور وزیر قانون ایک عیسائی جو گندر ناتھ فیڈل کو بنایا۔ مسلم لیگ جو اسلام کے نفاذ کا نعرہ لگاتی تھی اور کہتی تھی پاکستان کا مطلب کیا لاالہ الااللہ اس نے پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ ایک قادیانی کو مقرر کیا۔ جس کا نتیجہ اس صورت میں سامنے آیا کہ تمام سفارتخانے مرزائی مشن بن کر رہ گئے۔

ربوہ (چناب نگر) میں بسنے والے مرزائیوں کو مکمل پروٹیکشن مہیا کی گئی اور بلوچستان کو قادیانی سٹیٹ بنانے کی سازشیں کی گئیں۔ ۱۹۵۲ء کو قادیانیوں کا سال قرار دیا گیا اور قادیانی کھلم کھلا اعتراف کرتے تھے کہ ۱۹۵۲ء ہمارا سال ہے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ اگر ۱۹۵۲ء تمہارا ہے تو ۱۹۵۳ء میرا ہے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے ۱۹۴۷ء سے لے ۱۹۵۲ء تک مسلم حکمرانوں سے مطالبہ کرتے رہے کہ حکومت کے کلیدی عہدوں سے سر ظفر اللہ اور دیگر قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک تحفظِ ختمِ نبوت میں شاہ جی رحمہ اللہ علیہ نے حکمرانوں مطالبہ کیا کہ

(۱) قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹاؤ

(۲) ظفر اللہ کو وزارت خارجہ سے علیحدہ کرو

(۳) مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دو

اس کے جواب میں مسلم لیگی حکمرانوں (خواجہ ناظم الدین اور اس کی کابینہ) نے تشدد سے اس تحریک کو دبایا اور ہزاروں مسلمانوں کو گولیوں سے چھلنی کر کے شہید کر دیا۔

۱۹۷۴ء میں مولانا سید محمد یوسف بنوری کی قیادت میں اس تحریک کو جلا بخشی گئی۔ مفتی محمود، شاہ فرید الحق، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا عبدالحق اور شاہ احمد نورانی نے قومی اسمبلی میں ایک طویل جنگ لڑی۔ جبکہ اسمبلی سے باہر علماء کی ایک بڑی جماعت تحریک کی رہنمائی کر رہی تھی۔ جانشین امیر شریعت حضرت سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ مجلس احرار اسلام کی طرف سے اپنا موروثی اور جرأت مندانہ کردار اداء کر رہے تھے۔ آخر شہداء ختم نبوت کا لہو رنگ لایا اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء ۴ بجکر ۳۵ منٹ پر مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔

جنرل ضیاء الحق کے دور اقتدار ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کا نفاذ ہوا اور مرزا طاہر پاکستان سے فرار ہو کر اپنے آقاؤں کے دیس برطانیہ بھاگ گیا۔

آج مرزا طاہر برطانیہ میں بیٹھ کر قادیانیت کی تبلیغ کر رہا ہے اور خود کو مسلمان ظاہر کر کے دھوکہ دے رہا ہے۔ عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم اور ۱۹۸۴ء کا امتناع قادیانیت صدارتی آرڈیننس شہداء ختم نبوت اور مجاہدین احرار کی قربانیوں کا ثمر ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرزا طاہر میں ہمت ہے تو امریکی و برطانوی سامراج کی پناہ سے نکل کر پاکستان آ کر ہمارا مقابلہ کرے۔ انہوں نے کہا کہ ارتداد کی شرعی سزا کے نفاذ تک ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے۔

مرکزی جمعیت اہلحدیث کے صوفی محمد شفیق عتیق نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کے بڑے عہدوں پر قادیانی براجمان ہیں اور یہ سب سازش کے تحت ہو رہا ہے۔ صوفی صاحب نے کہا کہ قادیانی اسلام اور ملک کے دشمن ہیں پاکستان کے حکمران قادیانیت نوازی چھوڑ دیں۔ کشمیر کے مسلمانوں کے خلاف بھی قادیانی سازشوں میں شریک ہیں اور بھارت کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں۔ جمعیت علماء اسلام کے مولانا عبدالباقی نے کہا کہ قادیانی اب بھی اکھنڈ بھارت کے لیے کام کر رہے ہیں اس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ قادیانی اپنی لاشیں پاکستان میں بطور امانت دفناتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ پاکستان اور بھارت پھر ایک دفعہ اکٹھے ہوں گے اور ہم اپنی لاشیں قادیان میں دفن کریں گے۔ مرکزی انجمن تاجران کے صدر شیخ محمد حفیظ نے کہا کہ قادیانیوں کی طرح غلام احمد پرویز کے کفریہ عقائد کی سرکوبی کے لئے بھی قانون بنانے کی ضرورت ہے۔ مولانا احمد ہاشمی نے کہا کہ

قادیانی اپنے کفریہ عقائد کو پھیلانے کے لئے سیدھے سادے مسلمانوں کو ورغلا کر قادیانیت کی تبلیغ کر رہے ہیں اور خود کو مسلمان ظاہر کر رہے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ قادیانیت کے بارے میں لٹریچر اور معلومات کو ہر شخص تک پہنچائیں مسجد کے خطیب مولانا ارشار احمد نے خطاب کرتے ہوئے اکابر احرار کی قربانیوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ آج ہم ادھر سیمنار کر رہے ہیں اس کے پیچھے بہت قربانیاں ہیں۔ ہزاروں شہدائے ختم نبوت کا خون شامل ہے ہمارے اکابر نے اس پر بہت محنت کی تب جا کر قادیانی فتنے کو لگام ڈالی گئی ہے۔ انہوں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عیسائی، مرزائی اور یہودی مسلمانوں کو آپس میں لڑانے اور جذبہ جہاد ختم کرنے کے لئے کام کر رہے ہیں علماء حق اور اکابر احرار نے تحریک تحفظ ختم نبوت کے لئے جو قربانیاں دی ہیں وہ ہماری تاریخ کا تابناک باب ہے۔ تنظیم الاخوان کے حاجی محمد اسحٰق نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر شب خون مارنے والوں کا محاسبہ اور خاتمہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ مولانا نذیر احمد نے کہا کہ امت مسلمہ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کے لئے پہلے بھی ایک تھی اور اب بھی ایک ہے۔

مولانا نذیر احمد کی دعا کے ساتھ سیمینار کا اختتام ہوا۔

محمد معاویہ رضوان لاہور

نواز حکومت نے مرزائیت نوازی کے ریکارڈ قائم کر دیئے

طاہر اطہر قادیانی کو پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کا چیئرمین بنا دیا گیا ہے

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے یادگار ڈاک ٹکٹ کا اجراء اور مجیب الرحمٰن قادیانی کی وفاقی احتساب سیل میں تعیناتی قادیانیت کی بدترین مثال ہے۔

اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر عمل کرتے ہوئے ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے

سید کفیل بخاری، عبداللطیف خالد چیمہ اور دیگر رہنماؤں کا مطالبہ

مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی نائب ناظم سید محمد کفیل بخاری اور کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ نے پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ میں طاہر اطہر قادیانی کی بطور چیئرمین تعیناتی کو حکومت کی بدترین قادیانیت نوازی اور دین دشمنی قرار دیتے ہوئے اس پر شدید احتجاج کیا ہے۔ ختم نبوت کے رہنماؤں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ جیسے حساس اور اہم ادارے کے اعلیٰ ترین منصب پر ملک اور اسلام دشمن گروہ کے اہم فرد کی تعیناتی سے مذہبی اور تعلیمی حلقوں میں شدید بے چینی پیدا ہوئی ہے اور اسلام کے نفاذ کی دعویدار حکومت نے مرزائیت نوازی کی انتہا کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام یادگاری ڈاک ٹکٹ کا اجراء، وفاقی احتساب سیل میں مجیب الرحمٰن قادیانی کی تعیناتی اور اب پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ پر قادیانی تسلط قائم کرنے کے بعد منکرین ختم نبوت کو نوازنے کے ریکارڈ قائم کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں اور ملک دشمن کارروائیوں کو تحفظات فراہم کرنے والے حکمران اور سیاستدان ہوش کے ناخن لیں اور اصل دشمن کو پہچاننے کی کوشش کریں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ سول اور فوج کے تمام اہم اور کلیدی عہدوں سے تمام قادیانیوں کو بلا تاخیر الگ کیا جائے اور اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے، علاوہ ازیں مجلس احرار اسلام لاہور کے صدر چودھری ظفر اقبال ایڈووکیٹ، قاری محمد یوسف احرار، میاں محمد اویس اور ملک محمد یوسف نے بھی طاہر اطہر چیئرمین پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی تعیناتی پر شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اس فیصلے کی واپسی کا مطالبہ کیا ہے۔

بہبود آبادی کے ٹی وی پروگرام کو عدالت میں چیلنج کیا جائے گا

اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ پارلیمنٹ میں پیش کی جائے

دینی قوتیں نفاذ اسلام کے لیے حکومت پر بھر پور دباؤ ڈالیں (ہیومن رائٹس فاؤنڈیشن)

لاہور (پ ر) ہیومن رائٹس فاؤنڈیشن آف پاکستان نے بہبود آبادی کے نام پر معاشرہ میں بے حیائی فحاشی کے فروغ پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور اس سلسلے میں ٹی وی پروگراموں اور حکومتی اقدامات کو عدالت میں چیلنج کرنے کے لئے ماہرین قانون سے رابطہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ گزشتہ روز فاؤنڈیشن کی مرکزی کمیٹی کے اجلاس میں کیا گیا جس کی صدارت چیئرمین چودھری محمد ظفر اقبال ایڈووکیٹ نے کی اور اس میں مولانا زاہد الراشدی، عبدالرشید ارشد، چودھری شجاعت علی مجاہد، سیف اللہ خالد، عبداللطیف خالد چیمہ، خالد لطیف گھمن، میاں محمد اویس اور محمد محسن علی نے شرکت کی۔ اجلاس میں اس امر پر تشویش کا اظہار کیا گیا کہ اسلامی قوانین کے نفاذ کے سلسلے میں اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ مکمل ہو جانے کے باوجود دستور کے مطابق اسے قانون سازی کے لئے پارلیمنٹ میں پیش نہیں کیا جا رہا جو آئین کے تقاضوں میں صریحاً انحراف ہے، اجلاس میں بہبود آبادی کے حوالہ سے ٹی وی پروگراموں اور حکومتی اقدامات کو اسلام اور مغرب کے درمیان ثقافتی جنگ اور تہذیبی کشمکش میں مغرب کی طرفداری قرار دیا گیا اور دینی حلقوں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ اس سلسلے میں عوام کی رہنمائی کریں۔ اجلاس کے بعد فاؤنڈیشن کے سیکرٹری جنرل چودھری شجاعت علی مجاہد نے بتایا کہ سیف اللہ خالد کو فاؤنڈیشن کا ڈپٹی سیکرٹری اور گلزار ایڈووکیٹ کو رابطہ سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے اور طے پایا ہے کہ فاؤنڈیشن کا دفتر ۱۳ فین روڈ پر ہو گا۔ انہوں نے بتایا کہ نومبر کے تیسرے ہفتہ کے دوران لاہور میں " پاکستان اور انسانی حقوق " کے عنوان سے سیمینار منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جس میں ممتاز دانش ور خطاب کریں گے۔ دریں اثنا ہیومن رائٹس فاؤنڈیشن آف پاکستان کے صدر چودھری محمد ظفر اقبال ایڈووکیٹ اور سیکرٹری جنرل چودھری شجاعت علی مجاہد ۱۰ اکتوبر کو گوجرانوالہ جائیں گے۔ جہاں وہ مرکزی جامع مسجد میں علماء کرام اور دانش وروں کے اجتماع سے خطاب کریں گے۔

دار بنی ہاشم میں علماء کی آمد

امیر مرکزیہ حضرت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ سے ملاقات

امیر احرار، ابن امیر شریعت، حضرت عطاء المحسن بخاری مدظلہ گزشتہ چھ ماہ سے شدید علیل ہیں۔ ان دنوں دار بنی ہاشم میں مقیم ہیں۔ اور زیر علاج ہیں۔

گزشتہ ماہ مختلف دینی جماعتوں کے رہنما اور علماء آپ کی تیمار داری اور ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ ان ملاقاتوں میں باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیالات بھی ہوا۔

مولانا فضل الرحمن:۔ جمعیت علماء اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمن صاحب ۲۰ ستمبر کو دار بنی ہاشم تشریف لائے۔ مولانا عبدالمجید ندیم (جو حال ہی میں جمعیت علماء اسلام میں شامل ہوئے ہیں) محترم شیخ فضل حق اور محترم ڈاکٹر محمد عارف بھی مولانا کے ہمراہ تھے اس موقع پر مجلس احرار اسلام کے مرکزی نائب

ناظم اور مدیر نقیب ختم نبوت سید محمد کفیل بخاری اور رکن مرکزی مجلس شوریٰ جناب محمد عمر فاروق بھی موجود تھے۔ مولانا فضل الرحمن نے حضرت شاہ جی مدظلہ کی خیریت دریافت کی۔ سید محمد کفیل بخاری نے افغانستان کے حوالے سے امریکہ کے خلاف مولانا کے حالیہ موقف اور اقدامات پر سوال کیا تو مولانا فضل الرحمن نے پوری تفصیل کے ساتھ تمام صورت حال کی روداد سنائی۔

مولانا نے بتایا کہ اگر ہم امریکہ کے خلاف دوٹوک موقف اختیار نہ کرتے تو آج پاکستان اور افغانستان امریکی جارحیت کا نشانہ بن چکے ہوتے۔ امریکہ اسامہ بن لادن کو بہانہ بنا کر دراصل افغانستان کی شرعی حکومت کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ احمد شاہ مسعود اس سازش میں سب سے بڑے مہرے کے طور پر استعمال ہو رہا ہے ہم نے واضح طور پر اعلان کیا ہے کہ اگر امریکہ نے افغانستان پر حملہ کیا یا اس حملہ میں پاکستان کی سرزمین استعمال ہوئی تو پھر ہم امریکہ کے خلاف جہاد کریں گے اور کوئی امریکی محفوظ نہیں رہے گا۔ مولانا نے کہا کہ ہم اس موقف پر قائم ہیں اور اس میں کوئی لچک پیدا نہیں ہو سکتی۔

مجلس احرار اسلام کے امیر حضرت سید عطاء المحسن بخاری نے مولانا کو اس جرأت مندانہ موقف اور کارنامہ پر مبارکباد دی اور فرمایا کہ اب آپ جمہوریت پر بھی لعنت بھیجیں اور اس کافرانہ نظام ریاست کے خلاف علم جہاد بلند کریں۔ حضرت شاہ جی نے فرمایا کہ نظریۂ جمہوریت، سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے عہد میں وجود پذیر ہوا۔ افلاطون اور ارسطو جیسے مشرکین اس کے بانی ہیں۔ اگر یہ نظریہ درست ہوتا تو اللہ کے نبی اسے قبول کرتے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک میں ابوجہل اور اس کے حالی موالی تمام مشرکین اسی نظریۂ ریاست کے علمبردار تھے۔ سید عطاء المحسن بخاری نے کہا کہ دنیا میں کہیں بھی اس نظام کے ذریعے اسلام نہیں آیا۔ اور اس کی ایک مثال بھی نہیں ملتی۔ مسلمانوں کی موجودہ زبوں حالی، پاکستان میں مذہبی قوتوں کے انتشار و افتراق کا سبب بھی جمہوری سیاست ہے۔ انہوں نے کہا کہ علماء اور دینی جماعتیں خصوصاً دیوبند مدرسۂ فکر بہت بڑی قوت ہیں۔ ان کے اتحاد و اتفاق کی صورت میں کوئی باطل قوت، حق پرستوں کے سامنے نہیں ٹھہر سکے گی۔ قیام حکومت الٰہیہ کا یک نکاتی ایجنڈہ ہماری کامیابی اور اتحاد کی ضمانت ہے۔ اسلام کا مطلب اسلام کی حکومت کے سوا کچھ نہیں۔ یعنی "فک کل نظام" اسلام کے ماسوا تمام نظاموں کا ٹاٹ لپیٹ دیا جائے۔ میں دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو پاکستان میں نفاذِ اسلام کی تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کی توفیق عطاء فرمائیں۔ (آمین)

مولانا فضل الرحمن نے کہا کہ ہم جمہوریت کو اس کے مروج معنوں میں تو قبول نہیں کرتے اور موجودہ جمہوری سیاسی نظام نے مذہبی جماعتوں کے لئے اقتدار کے دروازے بند کر دیئے ہیں۔ انتخابات میں دینی قوتوں کو ناکام بنانا گویا اب اس نظام کا خاصہ ہے۔ مولانا نے بتایا کہ جمعیت علماء اسلام کی شوریٰ میں بھی اس عنوان پر طویل بحث ہوئی ہے۔ ہمارے بعض احباب کا خیال ہے کہ اگر ہم انتخابات سے بالکل لاتعلق ہو جاتے ہیں تو اس طرح عوام سے کٹ کر رہ جائیں گے۔ نیز آئین کی اسلامی دفعات کا تحفظ کسی اور ذریعے

سے مشکل ہے۔

سید عطاء المحسن بخاری نے کہا کہ عوام کالانعام ہوتے ہیں۔ ان کو تو قیادت نے لے کر چلنا ہوتا ہے۔ آپ اسمبلیوں سے باہر رہ کر زیادہ قوت کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔ اور اس نظام کو مفلوج کر سکتے ہیں۔ یہاں طاقتور کو ہی مانا جاتا ہے۔ الیکشن اور ووٹ تو دھوکہ اور فراڈ ہے۔ اسلام کفریہ سہاروں کا محتاج نہیں۔ اسلام جب بھی آئے گا، اپنی قوت سے آئے گا۔ اس کا ذریعہ صرف تبلیغ اور جہاد ہے۔ افغانستان کا اسلامی انقلاب اس کی زندہ مثال ہے۔ رہی بات عوام سے رابطہ کٹنے کی تو عوام سے جتنا رابطہ علماء کرام کا ہے دنیا میں کسی کا نہیں، دینی رہنما کا پانچ وقت مسجد میں عوام سے رابطہ ہے۔ اور جمعہ کے اجتماعات اس رابطہ مہم میں کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ اگر اس رابطہ کو صحیح طور پر استعمال کیا جائے تو ہمیں کامیابی نہ ہو۔

مولانا فضل الرحمن:۔ رابطہ تو واقعی زبردست ہے، مگر استعمال درست نہیں ہو رہا۔

سید عطاء المحسن بخاری:۔ اسے درست کرنے پر ہی محنت کی جائے۔

مولانا عبدالمجید ندیم نے کہا کہ شاہ جی، آپ نے امریکی جارحیت کے خلاف جو آواز بلند کی تھی۔ وہ آج ہم سب کی آواز بن گئی ہے۔ آپ کو مبارک ہو۔ آپ کی جدوجہد ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ حضرت سید عطاء المحسن بخاری نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہم سب کی محنت کو قبول فرمائے اور دینِ اسلام کی سچی خدمت اور نوکری کی توفیق عطاء فرمائے (آمین)

مولانا فضل الرحمن نے حضرت شاہ جی کی صحت یابی کے لئے دعا کرائی اور تقریباً نصف گھنٹہ کی یہ دلچسپ اور خوشگوار ملاقات اختتام کو پہنچی۔

مولانا محمد اعظم طارق:۔ سپاہِ صحابہ پاکستان کے صدر مولانا محمد اعظم طارق ۲۵ ستمبر کی شام حضرت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ سے ملاقات کے لئے دارِ بنی ہاشم تشریف لائے۔ سپاہِ صحابہ کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں، مولانا محمد احمد لدھیانوی اور مقامی رہنما آپ کے ہمراہ تھے۔ مولانا محمد اعظم طارق نے حضرت شاہ جی کی عیادت کی اور ۲۶ ستمبر کو قلعہ کہنہ قاسم باغ سٹیڈیم ملتان میں ہونے والی چھٹی انٹرنیشنل دفاعِ صحابہ کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعاء کی درخواست کی۔ حضرت شاہ جی نے فرمایا۔ آپ لوگ جس مقدس مشن کے لئے جہد و عمل میں مصروف ہیں وہ بہت بلند نصب العین ہے۔ میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب کرے اور اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ (آمین)

حضرت شاہ جی سے دیگر جن علماء نے ملاقاتیں کیں۔ ان میں حضرت مولانا عبدالرحمن دامت برکاتہم (حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمہ اللہ کے بھتیجے) مولانا فضل الرحمن درخواستی اور مولانا عبدالغفور حقانی شامل ہیں۔ جبکہ دفاعِ صحابہ کانفرنس ملتان میں آئے ہوئے مختلف شہروں کے کارکن، علماء اور طلباء کثیر تعداد میں مسلسل اور مختلف وفود کی شکل میں دارِ بنی ہاشم آتے رہے اور حضرت شاہ جی کی خیریت دریافت کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزاءِ خیر عطاء فرمائے اور ان کی دعاؤں کو قبول فرمائے (آمین)

احرار نے 1935ء میں مدح صحابہؓ کی جس تحریک کا آغاز لکھنؤ میں کیا تھا سپاہ صحابہ نے آج اس کی تکمیل کردی

آپ نے دفاعِ صحابہ کے مشن میں ہمارا ہاتھ بٹایا اور دل ٹھنڈا کیا ہے

میں سپاہِ صحابہ کے شہیدوں کو سلام پیش کرتا ہوں

آپ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، سید ابوذر بخاری اور مولانا حق نواز شہید کے مشن کو لے کر نکلے ہیں۔ احرار اس جہاد میں آپ کے ساتھ ہیں۔

ملتان (مراسلہ: حسین اختر) مجلس احرار اسلام کے مرکزی نائب ناظم سید محمد کفیل بخاری نے کہا ہے کہ مجلس احرار اسلام نے ۱۹۳۵ء میں مدحِ صحابہ کی جس تحریک کا آغاز لکھنؤ میں کیا تھا سپاہ صحابہ نے آج اس کی تکمیل کر دی ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے سپاہِ صحابہ کے زیر اہتمام ملتان میں منعقدہ چھٹی انٹرنیشنل دفاعِ صحابہ و حق نواز شہید کانفرنس کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں سپاہِ صحابہ کے شہیدوں کو سلام پیش کرتا ہوں۔ ان کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ سید کفیل بخاری نے مولانا محمد اعظم طارق کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے دفاعِ صحابہ کے مشن میں ہمارا ہاتھ بٹایا اور دل کو ٹھنڈا کیا ہے۔ اللہ آپ کو مزید کامیابیاں عطاء فرمائے۔ انہوں نے کہا کہ آپ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، سید ابو معاویہ ابوذر بخاری اور مولانا حق نواز شہید رحمھم اللہ کے مشن کو لے کر نکلے ہیں۔ احرار اس جہاد میں آپ کے ساتھ ہیں۔

سپاہ صحابہ کی اس عظیم الشان کانفرنس سے مولانا محمد اعظم طارق، مولانا علی شیر حیدری، ڈاکٹر احمد علی سراج اور دیگر مرکزی رہنماؤں نے بھی خطاب کیا۔ کانفرنس کا اجتماع ملتان کا تاریخی اجتماع تھا۔ جس میں تقریباً ستر ہزار افراد نے شرکت کی۔

احرار رہنماؤں کی سرگرمیاں

حضرت مولانا محمد اسحاق سلیمی (مرکزی ناظم اعلیٰ)

۷، ستمبر کو تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے گڑھا موڑ سے لاہور پہنچے۔ وہاڑی، بورے والہ، میلسی، عزیزم قہم اور ضلع وہاڑی کے مضافات کے قافلے آپ کی قیادت میں دفتر احرار لاہور پہنچے۔ آپ تقریباً ایک ہفتہ دفتر میں ہی قیام پذیر رہے۔ ۷، ستمبر کی صبح مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں شرکت کی اور امیر مرکزیہ حضرت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ سے تنظیمی امور پر مسلسل مشاورت جاری رہی۔ ۲۲، ستمبر کو چناب نگر پہنچے۔ چنیوٹ میں بخاری مسجد اور احرار مرکز کی تعمیر کی نگرانی فرمائی۔ مسلسل تین روز تک

چنیوٹ میں حضرت پیر جی سید عطا المھیمن بخاری دامت برکاتھم کی معیت میں رہے۔ محترم حافظ گوہر علی صاحب بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ آپ حضرت پیر جی مدظلہ کے ہمراہ ۲۳، ستمبر کی شام ملتان پہنچے۔

حضت پیر جی سید عطاء المھیمن بخاری (مرکزی نائب صدر)

۷، ستمبر کی صبح چناب نگر سے لاہور پہنچے۔ مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس اور شام کو تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی اور خطاب فرمایا۔ ہفتہ بھر دفتر احرار لاہور میں ہی قیام فرمایا۔ بعد ازاں فیصل آباد اور چنیوٹ سے ہوتے ہوئے چناب نگر پہنچے۔ سرگودھا روڈ چنیوٹ پر احرار مرکز اور بخاری مسجد کی تعمیر و تکمیل کے مراحل میں ہے۔

۱۵ مرلے پر مشتمل وسیع ہال کا لنٹر مکمل ہو گیا ہے اور تعمیر جاری ہے۔ آپ نے یہ تمام عرصہ چنیوٹ میں ہی گزارا۔ ۲۳، ستمبر کی شام ملتان پہنچے اور ۲۴، ستمبر کو علی الصبح صادق آباد تشریف لے گئے۔ جماعت کے مرکز مسجد ختم نبوت میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب احرار سے ملاقات کے بعد بستی مولویاں ضلع رحیم یار خان میں تشریف لے آئے۔ محترم صوفی محمد اسحٰق اور مولانا فقیر اللہ رحمانی آپ کے ہمراہ تھے۔ اپنے دو روزہ طوفانی دورہ میں، بستی مولویاں، بستی اسلام آباد، بدلی شریف، ٹب چوبان، بستی میرک اور جماعت کے تنظیمی عمل کو بہتر بنانے کے لئے ہدایات دیں۔ آپ ۲۶، ستمبر کو صبح ملتان پہنچے۔ ۳۰، ستمبر کو بستی شہلی غربی میں محترم حافظ کفایت اللہ صاحب (رکن مرکزی مجلس شوریٰ) کی بیٹی کی تقریب نکاح میں شرکت کی اور یکم اکتوبر کو دار بنی ہاشم میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرمایا۔

محترم عبداللطیف خالد چیمہ (مرکزی ناظم نشر و اشاعت)

۷، ستمبر کو دفتر احرار لاہور پہنچے۔ اجلاس شوریٰ اور تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت۔ ہفتہ بھر دفتر احرار لاہور میں قیام۔ تنظیمی امور پر مسلسل مشاورت، چیچہ وطنی، کمالیہ اور ساہی وال کے احباب احرار کا قافلہ آپ کی قیادت میں لاہور پہنچا۔

۲۴، ستمبر کو دار بنی ہاشم ملتان میں آمد۔ حضرت امیر مرکزیہ سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ، کے ساتھ سید محمد کفیل بخاری اور محمد عمر فاروق کے ہمراہ اہم مشاورت، رات واپسی چیچہ وطنی۔ ۲۶ ستمبر کو دفتر احرار لاہور میں ہیومن رائٹس فاؤنڈیشن کے اجلاس میں شرکت اور دو روز تک لاہور میں ہی قیام۔ چودھری محمد ظفر اقبال ایڈووکیٹ، ملک محمد یوسف، میاں محمد اویس قاری محمد یوسف احرار اور شاہد بٹ کے ساتھ اہم تنظیمی امور پر مشاورت۔ جماعت کے ترجمان ماہنامہ نقیب ختم نبوت کی لاہور میں تقسیم، دفتری نظام کی بہتری و ترقی کے لئے عملی اقدامات۔

سید محمد کفیل بخاری (مرکزی نائب ناظم)

۴ ستمبر، حضرت امیر مرکزیہ سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ کے ہمراہ لاہور روانگی۔ ۷، ستمبر کو مجلس

شوریٰ اور تحفظِ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت۔ ۹، ستمبر رات ملتان روانگی۔ ۱۰ ستمبر خطبۂ جمعہ دار بنی ہاشم ملتان، رات واپسی لاہور۔ ۱۶ ستمبر تک تقریباً تیرہ روز دفتر احرار لاہور میں ہی قیام رہا۔ ۱۷، اور ۲۴، کو خطبات جمعہ دارِ بنی ہاشم ملتان، ۲۶، ستمبر دفاعِ صحابہ کانفرنس ملتان (زیر اہتمام سپاہ صحابہ پاکستان) میں شرکت اور خطاب، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا محمد اعظم طارق، ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں، مولانا محمد احمد لدھیانوی اور دیگر رہنماؤں سے ملاقاتیں۔ ۲۹ ستمبر کو جناب محمد عمر فاروق کے ہمراہ تلہ گنگ روانگی۔ ۳۰، ستمبر احباب احرار چکڑالہ کے اجلاس میں شرکت، مرکز احرار، مسجد سیدنا علی کا معائنہ اور تعمیر کے لئے ہدایت، یکم اکتوبر مسجد ابوبکر صدیق تلہ گنگ میں خطبۂ جمعہ، ۲، اکتوبر قیام تلہ گنگ اور کارکنوں سے ملاقاتیں۔ ۳، اکتوبر راولپنڈی و اسلام آباد۔ ۵ اکتوبر لاہور۔ ۷، اکتوبر کو ملتان واپسی۔

جناب محمد عمر فاروق (رکن مرکزی مجلس شوریٰ)

مجلس احرار اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ اور شعبہ تصنیف و تالیف کے رکن محترم محمد عمر فاروق صاحب ۶ ستمبر کو تلہ گنگ سے لاہور پہنچے۔ ۱۶ ستمبر تک لاہور دفتر احرار میں ہی قیام کیا اور اہم تنظیمی ذمہ داریاں انجام دیں۔ لاہور سے حضرت امیر مرکزیہ مدظلہ کے ہمراہ ملتان پہنچے اور ۲۹، ستمبر تک ملتان میں ہی قیام کیا۔ ان کی نئی کتاب "آزادی کی انقلابی تحریک" (فوجی بھرتی بائیکاٹ ۱۹۳۹ء) اشاعت کے مراحل میں ہے وہ اس کی تیاری اور تحقیق و حوالہ جات کے حصول میں مصروف رہے۔ اور تقریباً ۲۴، روز لاہور اور ملتان میں گزار کر ۳۰، ستمبر کو سید محمد کفیل بخاری کے ہمراہ تلہ گنگ پہنچے۔ ان کی نئی کتاب مجلس احرارِ اسلام کی عظیم تحریک "فوجی بھرتی بائیکاٹ ۱۹۳۹ء" کے احوال اور نتائج کی تفصیلات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب جماعت کے لٹریچر میں ایک قابلِ قدر اور اہم اضافہ ہے۔ جو اس وقت طباعت و اشاعت کے مراحل میں ہے۔

ابو معاویہ محمد فقیر اللہ رحمانی (ناظم نشر و اشاعت مجلس احرار اسلام ضلع رحیم یار خان)

مجلس احرارِ اسلام مجاہدین کشمیر اور طالبان کی ساتھ مکمل یک جہتی کا اعلان کرتی ہے

انعامی سکیموں کے نام پر سودی کاروبار کی لعنت بند کی جائے

چھوٹے کاشتکاروں پر ظلم بند کیا جائے اور زرعی ادویات و کھاد کی قیمتیں کم کی جائیں

حافظ محمد اشرف مجلس احرارِ اسلام ضلع رحیم یار خان کے صدر منتخب ہوئے

مجلس احرار اسلام ضلع رحیم یار خان کا ایک اجلاس مرزا عبدالقیوم صاحب کی رہائش گاہ خانپور میں منعقد ہوا جس میں حافظ محمد اشرف صاحب کو متفقہ طور پر ضلعی صدر منتخب کر لیا گیا۔ سابق ضلعی صدر محترم چودھری گلزار احمد مرحوم کے انتقال کی وجہ سے یہ انتخاب عمل میں آیا۔ اجلاس میں ضلع بھر کے نمائندوں نے شرکت کی اور مجلس احرارِ اسلام کے مرکزی امیر ابن امیر شریعت حضرت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ

کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس میں جماعت کی موجودہ تمام مرکزی قیادت کو بقاءِ جماعت کے لئے قابلِ فخر کردار اداء کرنے پر زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا۔ آخر میں درج ذیل قرار دادوں کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔

(۱) پاکستان میں فوری طور پر اسلامی آئین نافذ کیا جائے۔ اور تمام مکاتبِ فکر کے علماء کے متفقہ تئیس نکات کا نفاذ کیا جائے۔ تاکہ معاشرہ میں امن کی فضا قائم ہو سکے۔

(۲) ملک میں قتل و غارت گری، اغوا ڈکیتی، چوری، فحاشی، عریانی، سمگلنگ، ذخیرہ اندوزی، حیا سوز مناظر، بے روزگاری رشوت، بد عنوانی، منشیات کی لعنت، سود خوری اور بے راہ روی پر شدید احتجاج کرتے ہوئے حکومت سے اصلاح احوال کا مطالبہ کیا گیا۔

(۳) بینکوں کے ذریعے انعامی سکیموں کے نام پر جاری جوئے کا کاروبار بند کیا جائے اور آئندہ کے لئے ایسا قانون بنایا جائے کہ بنک ایسی انعامی سکیموں نہ نکال سکیں۔

(۴) حکومت زمینداروں سے زرعی اجناس چالیس کلو فی من کے حساب سے خرید کرتی ہے لیکن زمیندار کو وہی جنس سنتیس (۳۷) کلو کے حساب سے فروخت کرتی ہے یہ تین کلو عوام کو خسارہ کیوں دیا جاتا ہے۔ حکومت اس ظلم و بد دیانتی اور ناانصافی کو بند کرے۔

(۵) حکومت زرعی پیداوار کو بڑھانے کے لئے زرعی ادویات اور کھادوں کی قیمت میں خاطر خواہ کمی کرے تاکہ چھوٹے کاشتکاروں کی پریشانی ختم ہو۔

(۶) ملک میں بڑھتی ہوئی امریکی مداخلت پاکستان کی سلامتی کے لئے سنگین خطرہ ہے۔ حکمران امریکی غلامی کا طوق اتار پھینکیں ورنہ عوام کے ہاتھ ان کے گلے تک پہنچنے والے ہیں۔

(۷) مجلس احرار اسلام مجاہدین کشمیر، مجاہدین افغانستان اور طالبان کی بھرپور حمایت کرتی ہے۔

(۸) مجلسِ احرارِ اسلام کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ فرقہ واریت کو پھیلانے والے عناصر کو بے نقاب کرے اور اس سلسلہ میں فریق نہ بنے۔

مجلس احرارِ اسلام کے زیر اہتمام پہلی جمہوریت مردہ باد کانفرنس

۲۸، نومبر ۱۹۹۹ء بروز اتوار، بعد نماز مغرب	بمقام دفتر مجلس احرارِ اسلام لاہور	تفصیلی اشتہار عنقریب شائع کیا جائے گا

جس میں احرار رہنماؤں کے علاوہ دیگر دانشور، علماء اور سکالر اظہار خیال کریں گے۔

کارکنانِ احرار کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے تیاریاں شروع کر دیں۔

شعبہ نشر و اشاعت: مجلس احرار اسلام پاکستان